© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

ہر ساز محبت ہے اندازِ کلام اُن کا
مضرابِ غمِ دل سے سنتا ہوں پیام اُن کا

آتی ہے ہنسی مجھ کو اس شورۂ دل پر
روداد محبت میں آئے کہیں نام اُن کا

تنویرِ رُخِ زیبا سمجھے تھے جسے موسیٰ
وہ طور کی چوٹی پر تھا جلوۂ عام اُن کا

سب حسن کے جلوؤں میں معنیٔ محبت ہیں
ہے ان کی زباں میری اور میرا کلام اُن کا

سننے کے لیے جس کو ذراتِ جہاں چپ ہیں
باقی لبِ ہستی پر ہے کوئی پیام اُن کا

پہنچے نہیں منزل پر اب تک یہ مہ و انجم
بے ضابطہ ہو شاید یہ ذوقِ خرام اُن کا

قطعہ

نظروں سے جو پیتے ہیں میخانۂ فطرت میں
یہ کاہکشاں مینا یہ چاند ہے جام اُن کا

ہر لغزشِ مستی پر رہ رہ کے سنبھلتے ہیں
سرمستِ خودی رہنا ہے شُربِ مدام اُن کا

جمتی ہی نہیں نظریں عنوانِ تجلی پر
در پردہ ہی رہتا ہے ہر جلوۂ بام اُن کا

ہے صبح کے جلوؤں میں رَد بادۂ عرفاں کی
اک عالمِ مستی ہے یہ وقتِ خرام اُن کا

آ آ کے آلمؔ مجھ تک ہوتی ہے اجل واپس
کرنا ہے ابھی شاید مجھ کو کوئی کام اُن کا

© rasailojaraid.com